بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری ☆

نبی اکرم ﷺ قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن مجید فرقان حمید ایک ایسی کتاب ہے جو کلام اللہ ہے اور صاحب قرآن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے، اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اقوال نبی ہیں، اس مضمون کے پہلے حصے میں ہم قرآن مجید سے سیرت نبوی ﷺ کے مخصوص گوشوں پر روشنی ڈالیں گے جبکہ دوسرے حصے میں ان چند احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھیں گے جو خود نبی ﷺ کی سیرت مطہرہ سے متعلق ہیں۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ کعبۃ اللہ کی تعمیر کر رہے تھے، اللہ جل شانہ نے اس وقت ان کی اس دعا کو شرف قبولیت بخشا، جس کو دعائے خلیل کے نام سے یاد کرتے ہیں:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ
وَالْحِکْمَةَ وَيُزَکِّيْهِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ ○ (۱)

اے ہمارے پروردگار! اور اس جماعت کے اندر ان ہی میں کے ایک ایسے پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کردیں، بلاشبہ آپ غالب القدرت اور کامل الانتظام ہیں۔

قرآن مجید میں یہ بات بھی بتلا دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنی امت کو یہ بتا دیا تھا کہ ایک پیغمبر جن کا نام احمد ہوگا تشریف لانے والے ہیں۔ جو ان کے بعد آئیں گے جو تمام نبی

☆۔ مدیر ماہنامہ تعمیر افکار، کراچی،

نوعِ انسان کی طرف آئیں گے اور ان کے مشن کی تکمیل فرمائیں گے۔

اس حوالے سے قرآ مجید کی آیت ملاحظہ فرمائیں۔

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔ (۲)

اور جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے توراۃ آچکی ہے، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور میرے بعد جو ایک رسول ﷺ آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہوگا۔

چنانچہ بخاری شریف، مؤطا و ترمذی میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، جس سے اللہ کفر مٹائے گا، میں حاشر ہوں، قیامت کے روز لوگ میرے پیچھے اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (۳)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اللہ جل شانہٗ نے قبول فرمائی اور اللہ جل شانہٗ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا:

چنانچہ قرآن مجید اس کا ذکر یوں کرتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ○ (۴)

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی کی قوم میں سے ایک پیغمبر بھیجا۔ جو ان کو اللہ کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانش مندی کی باتیں سکھاتے ہیں اور یہ لوگ پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔

اس آیت میں امی سے مراد اہل مکہ اور اہل عرب ہیں، یعنی وہ لوگ جو عادت کے اعتبار سے ہی ناخواندہ تھے، اور تحریر و حساب سے نابلد تھے۔ پھر امی یا تو ماں کی طرف نسبت ہے، یا امۃ عرب کی طرف یا ام القریٰ (مکہ مکرمہ) کی طرف، تینوں قول ہیں، مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے، اس آیت میں ضلال مبین کہا گیا

ہے، کھلی اور صریح گمراہی، اس سے مراد شرک اور جاہلانہ برائیاں اور کمزوریاں ہیں۔(۵)

پچھلی آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی لوگوں میں سے مبعوث فرمائے گئے، اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ روایت کے مطابق بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بنی نوع انسان ہی میں سے ایک شخصیت کو نبوت کے لئے منتخب فرمایا، قران مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحیثیت افضل البشر اللہ کے پیغام کو وصول فرمایا اور پھر تمام لوگوں تک پہنچایا۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ (۶)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں میرے پاس بس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، سو جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے تو اسے چاہئے کہ نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

یعنی آپ فرما دیجئے کہ میں کوئی فرشتہ نہیں، بلکہ تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہوں، البتہ میں انسان ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ کا نبی ہوں، مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے، لہٰذا تم مجھ پر ایمان لاؤ، اور شرک و بت پرستی سے توبہ کرو، اور میں تمہیں اللہ کے اس حکم سے آگاہ کرتا ہوں کہ جس شخص کو اللہ سے ملنے کی توقع اور امید ہو، اور اسے اللہ کی رضا مطلوب ہو، تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ کے رسول کی اطاعت کرے، اور شریعت کے مطابق نیک کام کرے، اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔(۷)

اللہ جل شانہ قرآن مجید میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بحیثیت نبی اور رسول کے بار بار ذکر فرماتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد اللہ جل وعلیٰ ہے:

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ (۸)

اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہیں،

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ O (۹)

اور ہم نے آپ کو سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو سارے عالم کے لئے رسول بنا کر بھیجا، چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
لَا یَعْلَمُوْنَ O (۱۰)

اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر بنا کر بھیجا تا کہ ہم ان کی سنتوں اور طریقوں کی اتباع کریں۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے:

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ
وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا O (۱۱)

تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کی طرف گواہ بنا کر بھیجے گئے:

وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَیَکُوْنَ
الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا۔ (۱۲)

اور ہم نے تم کو ایسی ہی ایک جماعت بنا دیا ہے جو اعتدال پر ہے تا کہ تم لوگوں کے مقابلہ میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہوں۔

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع کرے گا، پھر گزشتہ امتوں کے کفار سے خطاب کر کے فرمائے گا کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا؟ وہ صاف انکار کریں گے، پھر اللہ تعالیٰ انبیا کرام علیہم السلام سے پوچھے گا، تو وہ کہیں گے کہ ہم آپ کا پیغام پہنچا چکے، یہ لوگ صاف جھوٹ بولتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اتمام حجت کے لئے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گواہی دلوائے گا، اور وہ انبیا کے حق میں گواہی دے گی، کفار اس پر اعتراض کریں گے کہ انہیں کیسے علم ہوا؟ یہ تو بعد

Alsera.T

میں پیدا ہوئے ہیں؟ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام جواب دے گی کہ ہمارے پاس اللہ نے ایک رسول بھیجا، اور اس پر ایک کتاب نازل فرمائی، اس میں ہمیں خبر دی کہ تمام انبیا کرام نے اپنی اپنی امتوں تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پہنچا دیے، پھر اللہ تعالیٰ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلائے گا، آپ امت کی بات کی تصدیق کریں گے، اور اس کی عدالت کی گواہی دیں گے۔ (۱۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نگہبان یا نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ آپ ﷺ کو رحمت للعالمین اور گواہ بنا کر بھیجا گیا ہے اور تمام عالم کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا ○ (۱۴)

اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگران کر کے نہیں بھیجا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ وَکِیْلاً ○ (۱۵)

اور ہم نے آپ ﷺ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

فَذَکِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَکِّرٌ ○ لَّسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ ○ (۱۶)

تو آپ نصیحت کر دیا کیجئے، آپ ﷺ تو صرف نصیحت کرنے والے ہیں، آپ ان پر مسلط نہیں ہیں، ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بشیر و نذیر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

قرآن مجید اس شان کو یوں بیان کرتا ہے:

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ (۱۷)

اور ہم نے اس قرآن کو راستی ہی کے ساتھ نازل کیا اور وہ راستی ہی کے ساتھ نازل ہو گیا اور ہم نے آپ کو خوشی سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو قرآن مجید میں یوں ذکر کیا گیا:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلاً

Alsera.T

كَبِيْراً ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلاً ۝ (۱۸)

اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہوں گے اور آپ بشارت دینے والے ہیں، اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔ اور مؤمنین کو بشارت دیجئے کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے، اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ کیجئے، اور ان کی طرف سے جو ایذا پہنچے اس کا خیال نہ کیجئے اور اللہ پر بھروسہ کیجئے اور اللہ کافی کارساز ہے۔

قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کا تذکرہ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ آپ سے پہلے بھی انبیا ہو چکے ہیں:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ (۱۹)

اور محمد رسول ہیں آپ سے پہلے بھی بہت رسول گزر چکے ہیں۔

نبی برحق ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت ہمیں یہ بھی بتلا دیا گیا کہ آپ آخری نبی ہیں باب نبوت آپ کے بعد بند کر دیا گیا، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ نے دین کی تکمیل فرما دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (۲۰)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے کے بعد اپنے دین کو مکمل فرما دیا اور دین اسلام کو ضابطۂ حیات بنا دیا کہ ہم اسی کے مطابق زندگی گزاریں اور اس پر قائم رہیں۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ (۲۱)

آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا، اور میں نے تم پر اپنا انعام

تمام کردیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کرلیا۔

اب ہم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں سیرت نبوی ﷺ کا جائزہ لیں گے، عام حالات میں یہ تعجب خیز بات ہوتی ہے کہ کوئی اپنے متعلق گفتگو کرے لیکن بحیثیت اللہ کے نبی ہونے آپ ﷺ نے اپنے متعلق احادیث کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کے لئے بعثت کے مقاصد بتائے ۔اپنے متعلق بتایا، دین کی توضیح فرمائی۔

یہاں ہم صرف ان احادیث کا تذکرہ کریں گے جس میں آپ ﷺ نے اپنے متعلق جو ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

بعثت لا تمم حسن الاخلاق۔(۲۲)

مجھے بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

اور دوسری روایت میں الفاظ یہ ہیں:

انما بعثت لاتمم صالح الاخلاق، (۲۳)

اور خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا کیا عالم تھا؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خلق نبوی کی بابت سوال ہوا تو فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن ہی تو ہے۔(۲۴)

عقائد سے متعلق خلیفہ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع، حتٰی لیشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ بعثنی بالحق ویؤمن بالبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر۔(۲۵)

کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب کہ وہ ان چاروں پر ایمان نہ لے آئے، ا۔اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،۲۔اور یہ کہ میں (محمد ﷺ) اللہ کے رسول ہیں،اور اللہ نے مجھے سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے،۳۔موت پر اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر یقین رکھے،۴۔اور قدر پر یقین رکھے۔

Alsera.T

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی بھی بڑی فضیلت آئی ہے، اور یہ ایک اہم عبادت ہے۔ آپ پر درود وسلام بھیجنے کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

مامن احد لیسلم علی ال ارد اللّٰہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام (۲۶)

جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح میرے جسم میں واپس لوٹاتے ہیں اور پھر میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صَلی علی واحدۃ، صلی اللّٰہ علیہ عشرًا۔ (۲۷)

جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر، دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

ارکانِ اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان عقائد کا حصہ ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بغیر اور آپ کو نبی آخر الزماں اور خاتم النبیین تسلیم کئے بغیر کوئی شخص مسلمان ہی نہیں ہوسکتا۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

بنی الاسلام علیٰ خمس، شھادۃِ ان لا الہ اللّٰہ وانّ محمدًا عبدُہٗ ورسولہٗ واقام الصلاۃ، وایتاء الزکوٰۃ، وحج البیت، وصوم رمضان (۲۹)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیثیت اور اپنا مقام بھی خود ہی واضح فرما دیا ہے اور اس سلسلے میں بے احتیاطی سے بچنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ جل شانہٗ کے بندے اور اس کے پیغمبر کی حیثیت سے اپنی شناخت کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا جو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

لا تطرونی کما أطرتِ النصاری عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام قائما انا عبد فقولوا عبدہ ورسولہ۔ (۳۰)

Alsera.T

میری تعریف میں مبالغہ آرائی مت کرو، جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم کے ساتھ کیا تھا، میں ایک بندہ ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

مستقبل کی معلومات کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا جس کو ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ:

واللّٰہ لا ادری، واللّٰہ لا ادری وانا رسول اللّٰہ مایفعل بی ولا بکم (۳۰)

خدا کی قسم میں نہیں جانتا خدا کی قسم میں نہیں جانتا اس کے باوجود کے میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔

وحی اور معجزات دونوں کا نبوت سے براہ راست تعلق ہے، اس بارے میں بھی آپ ﷺ نے خود وضاحت فرمائی، اور ایک حدیث میں جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

مامن الا نبیاء نبیٌ الا وقد اعطی من الآیت مامثلهٗ آمَنَ علیه البشر، وانما کان الذی اوتیت وحیاً اوحاه اللّٰه عزوجل الیّ وارجوان اکون اکثرهم تابعا یوم القیامةؐ۔ (۳۱)

ہر نبی کو معجزات عطا کئے گئے تا کہ وہ لوگوں کو اس سے سچائی کی طرف راغب کرے، میں (محمد ﷺ) مجھے وحی (قرآن مجید) عطا کی گئی ہے، جو کہ مجھ پر نازل ہوئی۔ اور مجھے امید ہے روز قیامت مجھے ماننے والے کثرت سے ہوں گے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پوری ہی قرآن وسنت کی عملی تشریح ہے، اوپر صرف چند نکات ذکر کئے گئے ہیں، ان کی روشنی میں اگر تفصیلی طور پر سیرت طیبہ اور حیاتِ مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو بہت سی تفاصیل سامنے آ سکتی ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۃالبقرہ،آیت۱۲۹،

۲۔ سورۃالصّف،آیت۶،

۳۔ صحیح بخاری/مصر،۲/۱۸۳، ☆ ترمذی،
باب ماجاء فی اسماء النبی، ☆ موطا امام
مالک،کتاب اسماء النبی،

۴۔ سورۃالجمعۃ،آیت۲،

۵۔ آلوسی/ روح المعانی، داراحیاء التراث
العربی،بیروت،۲۸/۹۳،

۶۔ سورۃالکہف،آیت۱۱۰،

۷۔ مولانا محمد ادریس کاندہلوی، معارف
القرآن،لاہور،۴/۶۲۴،

۸۔ سورۃالنساء،آیت۷۹،

۹۔ سورۃالانبیاء،آیت۱۰۷،

۱۰۔ سورۃسبا،آیت۲۸،

۱۱۔ سورۃالاحزاب،آیت۲۱،

۱۲۔ سورۃالبقرۃ، آیت۱۴۳،

۱۳۔ قاضی ثنا اللہ عثمانی/تفسیر مظہری، انڈیا،
۱/۱۳۹،

۱۴۔ سورۃالنساء،آیت۸۰،

۱۵۔ سورۃبنی اسرائیل،آیت۵۴،

۱۶۔ سورۃالغاشیہ،آیت۲۱،۲۲،

۱۷۔ سورۃبنی اسرائیل،آیت۱۰۵،

۱۸۔ سورۃالاحزاب،آیت۴۵۔۴۸،

۱۹۔ سورۃآل عمران،آیت۱۴۴،

۲۰۔ سورۃالاحزاب،آیت۴۰،

۲۱۔ سورۃالمائدہ،آیت۳،

۲۲۔ رواہ فی الموطا،باب حسن الخلق،

۲۳۔ مجمع الزوائد،بیروت/۸/۵۴۴،

۲۴۔ طبقات/ ابن سعد/ بیروت،۱/۱۷۵،

۲۵۔ مستدرک حاکم، بیروت/ ۱/۸۷، رقم
الحدیث۹۰،

۲۶۔ سنن ابی داؤد،دارالفکر،بیروت/۲/۱۷۴،
رقم۴۰۴۱،

۲۷۔ صحیح مسلم، دارالکتب العلمیہ، بیروت،
۱/۲۵۱،رقم الحدیث۴۰،

۲۸۔ ایضاً،۱/۵۸،رقم۲۱(۱۶)

۲۹۔ مسند احمد، داراحیاء التراث العربی،
بیروت،۱/۴۲،رقم الحدیث۱۶۵،

۳۰۔ رواہ البخاری،

۳۱۔ مسند احمد،۳/۱۲،رقم۸۲۸۶،